جمعہ | یکم۔اگست 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 169 | جمعہ 26 ربیع الاول۔1418ھ یکم ظہور 1376 ہش یکم اگست 1997ء

گناہ صغائر ہوں یا کبائر مؤاخذہ ضرور ہوتا ہے

گناہوں کے مواخذہ کے متعلق یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا سنت اللہ میں یہ داخل ہے یا نہیں؟ وہ ہمیشہ سے مواخذہ کرتا آیا ہے۔ گناہ خواہ از قسم صغائر ہوں یا کبائر' اس کا مواخذہ ہوتا ہے۔ اور انسان خود اپنی فطرت پر غور کرے کہ کیا وہ اپنے ماتحتوں اور متعلقین سے کوئی مواخذہ کرتا ہے یا نہیں۔ جب ان سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور وہ کوئی خطا کرتے ہیں۔ یہ فطرتی نقش اس بات پر ایک حجت اور گواہ ہے اور یہ بات کہ شرک کو نہیں بخشتا۔ اگر ایک ایک گناہ پر یہ سوال ہو تو پھر بہت بڑی وسعت دے کر اس سوال کو یوں کہنا پڑے گا کہ وہ ہر قسم کے گناہ کیوں معاف نہیں کرتا۔ سزا دیتا ہی کیوں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کے دوسرے روز حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب

گنی بساؤ میں 16 ممبران پارلیمنٹ احمدی ہو چکے ہیں

گھانا کے ایک معلم ابراہیم بانسو کے ذریعے ایک لاکھ بیعتیں اس سال ہوئیں

فرنچ بولنے والے افریقی ممالک میں اس سال پونے سترہ لاکھ افراد احمدی ہوئے

حضرت صاحب نے بشارت احمد صاحب ڈش ماسٹر کو ان کی خدمات کے عوض حضرت بانی سلسلہ کے تبرک کا تحفہ عطا فرمایا

(دوسری اور آخری قسط)

لندن: 26۔ جولائی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا گزشتہ سال 16 لاکھ بیعتیں ہوئیں تو میں نے کہا کہ دعا کریں اگلے سال تین ملین بیعتیں اللہ تعالیٰ عطا کر دے۔ دنیا کی تاریخ کا یہ انوکھا واقعہ ہے۔ کہ کسی مذہب میں ایک سال میں اتنی تعداد میں لوگ شامل ہوئے ہوں۔ میں آج اعلان کرتا ہوں کہ اب تک کی اطلاع کے مطابق اس سال 30 لاکھ چار ہزار 584 افراد احمدیت میں شامل ہوئے ہیں۔

گنی بساؤ حضرت صاحب نے افریقہ کے ملک گنی بساؤ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گزشتہ سال اس ملک میں ایک ممبر پارلیمنٹ کو جماعت کی مخالفت کی سوجھی تو ایک شریف النفس غیر احمدی ممبر پارلیمنٹ نے اسمبلی میں ہی ان کے رویہ پر تنقید کی۔ اور پھر اللہ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ اب گنی بساؤ میں 16 ممبران پارلیمنٹ احمدی ہو چکے ہیں ان میں سے دو اس وقت یہاں موجود ہیں۔

اس مرحلے پر حضرت صاحب نے ایک ممبر پارلیمنٹ کو بلایا۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غیر احمدی ہوتے ہوئے اسمبلی میں جماعت احمدیہ کی تائید کی تھی۔ یہ اپوزیشن پارٹی کے لیڈر ہیں اور پیشے کے اعتبار سے انجینئر ہیں۔

انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت صاحب نے جو فرمایا ہے وہ حقیقت ہے۔ اس وقت ہم 16 ممبران پارلیمنٹ احمدی ہیں اور جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم نے یہاں آکر جو نظارہ دیکھا ہے وہ بھائی چارے کا نظارہ ہے۔ ہم جماعتی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں گے۔

دوسرے ممبر پارلیمنٹ کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا یہ کمشنر بھی ہیں اور ان کو عدالتی اختیارات بھی حاصل ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ افریقہ والوں کو لاعلمی میں احمدی کر لیا جاتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے افریقہ میں کثرت سے علماء جاتے ہیں اور احمدیت کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کرتے ہیں اس کے باوجود لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔

سینی گال کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا امیر صاحب سینی گال ایک احمدی معلم کے ساتھ گئے۔ وہاں ایک لیڈر تھا جس کے ماتحت 20 دیہات تھے اس نے خود اعلان کیا کہ احمدی سچے ہیں۔

تنزانیہ کے بارے میں حضرت صاحب نے ایک دلچسپ بات بتائی کہ وہاں ایک پادری چھپ چھپ کر پانچ وقت عبادت کرتا تھا۔ اب وہ احمدی ہو گیا ہے۔

گھانا کے بارے میں فرمایا کہ احمدیت کے نتیجے میں وہاں کلیساؤں میں افراتفری پیدا ہو چکی ہے۔ جو افراد احمدی ہوئے ہیں ان میں سے 87 فیصد وہ ہیں جو پہلے چرچ سے وابستہ تھے۔

تنزانیہ کے بارے میں فرمایا عیسائیت کے ایک مقبول مبلغ کو طاہر محمود خان صاحب نے عیسائیت کے بارے میں میری ایک کیسٹ سنائی تو وہ احمدی ہو گئے۔

گھانا کے ایک معلم ابراہیم بانسو کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کے ذریعے ایک لاکھ بیعتیں ہو چکی ہیں۔

امیر صاحب تنزانیہ کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک معمار کو تعمیراتی کام کے لئے دس ہزار شلنگ دیئے گئے۔ وہ پیسہ لے کر بھاگ گیا مگر سخت بیمار پڑ گیا۔ آخر احمدیوں نے اس کے حق میں دعا کی تو اللہ نے اسے شفا دی اس نے رقم بھی واپس کر دی اور احمدیت بھی قبول کر لی۔

اشانٹی ریجن میں ایک ریفریشر کورس کیا گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس میں میری ہدایت کے مطابق غیر از جماعت علماء کو بھی شامل لیا گیا۔ ان میں سے ایک غیر از جماعت عالم احمدی ہو گیا۔

امیر صاحب کینیڈا کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا ایک عورت نے صرف میری

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب جاوید ناظر ضیافت اطلاع دیتے ہیں

محترمہ غزالہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ظفر احمد صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور کو مورخہ 8-جولائی کو صبح آٹھ بجے دل کا دورا ہوا موصوفہ کو فوری طور پر جناح ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ راستہ میں ہی مالک حقیقی سے جا ملیں۔

اسی شام ماڈل ٹاؤن لاہور کے احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ موصوفہ نے ایک بچی ایک نواسی اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ موصوفہ ملک نصیر احمد صاحب آف ساہیوال کی صاحبزادی تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم چوہدری عامر ضیاء صاحب ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ ضلع حیدر آباد سندھ ابن مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب امیر جماعت ہائے بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ کا نکاح عزیزہ محترمہ حنا نوبیلہ انور صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد انور صاحب کیلگری کینیڈا کے ساتھ مکرم عبدالواسع عابد صاحب مربی سلسلہ کھاریاں نے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر ایاز باغ کھاریاں میں پڑھا اور تقریب رخصتانہ اسی روز منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید کھاریاں نے دعا کروائی۔

عزیز عامر ضیاء مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (وفات یافتہ) کھاریاں کا پوتا اور چوہدری رحمت خان صاحب کھاریاں حال مانچسٹر برطانیہ کا نواسہ ہے۔ جبکہ عزیزہ حنا نوبیلہ انور مکرم چوہدری تاج دین صاحب (وفات یافتہ) کھاریاں کی پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم عبدالنور ناصر صاحب محلہ دارالنصر شرقی کو اللہ تعالیٰ نے 8 سال کے بعد 18۔ جولائی 1997ء بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالستار صاحب ناصر ربوہ کا پوتا اور بشیر احمد صاحب بدوملہی کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام حبیب الرحمان ناصر رکھا گیا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کو صحت و سلامتی کی زندگی عطا ہونے اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بدکام سے رجوع کرنا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- ظہور 1376 ہش یکم- اگست 1997ء

جماعتی ترقی کا ایک پیمانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء کی کامیابی کا ایک بڑا واضح اور ظاہر نشان یہ ظاہر ہوا کہ جہاں منتظمین نے اندازے لگائے تھے کہ 9- 10 ہزار سے زائد لوگوں کے آنے کا کوئی امکان نہیں اور اسی اندازے سے انہوں نے تمام انتظامات کئے تھے- وہاں چونکہ یہ جلسہ 1897ء کے جلسے کی شان دوہرانے والا جلسہ تھا لہٰذا حاضری کے تمام اندازے بھی اللہ کی رحمتوں اور فضلوں نے غلط ثابت کر دیئے اور دوسرے دن کے اجلاس کے موقعہ پر 13 ہزار مردوزن جلسہ میں شامل تھے- اور اس تعداد میں بھی دس سال سے کم عمر بچے شامل نہیں تھے- اس تعداد کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تعداد 13 ہزار سے تجاوز کر جاتی ہے-

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب و خواتین کی حاضری ہمیشہ سے جماعتی ترقی کا ایک پیمانہ رہی ہے- 1891ء میں پہلے جلسہ سالانہ کی 75- افراد کی تعداد سے شروع کر کے ربوہ میں ہونے والے آخری جلسہ سالانہ کی پونے تین لاکھ کی حاضری کو اگر سال وار گراف کی شکل میں مرتب کیا جائے تو گراف کا خط ہر سال اوپر ہی اوپر اٹھتا ہوا نظر آجاتا ہے- درحقیقت جماعت احمدیہ کی ترقی بھی اسی طرح سال بہ سال اوپر سے اور اوپر جاتی نظر آتی ہے- خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اوپر اٹھنے والے خط میں کبھی نیچے گرنا نہیں لکھا- اگر کبھی ایک آدھ سال یہ اوپر اٹھتا ہوا خط اوپر جانے کی بجائے سیدھا آگے چلا بھی گیا ہے تو اس نے اگلے ایک دو سال میں اوپر کی طرف اس خط نے ایسا جمپ لگایا ہے کہ ایک آدھ سال کی کمی بالکل بے حیثیت ہو کر رہ گئی ہے-

جب بھی جماعت احمدیہ کی ترقی کا اندازہ اور اس کے اعداد و شمار پیش کئے جاتے ہیں تو جلسہ سالانہ میں حاضری کو ایک علامتی پیمانہ کے طور پیش کیا جاتا ہے-

ربوہ میں جلسہ سالانہ کا انعقاد 1983ء کے بعد نہیں ہو سکا- 1985ء سے جلسہ سالانہ کا سلسلہ اسلام آباد برطانیہ میں شروع ہوا- برطانیہ میں جلسہ سالانہ تو اس سے پہلے بھی ہوتا تھا لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لانے کے بعد اس جلسہ سالانہ کو مرکزی جلسہ سالانہ کا متبادل قرار دیا جانے لگا- اس اعتبار سے برطانیہ کے جلسہ کی حاضری کا بھی اگر گراف بنایا جائے تو یہاں بھی ترقی کی وہی صورت نظر آتی ہے جو قادیان اور ربوہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں نظر آتی تھی- دو ہزار کی معمولی تعداد کے آغاز کے ساتھ سال بہ سال اس میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا اور موجودہ سال اس نے 13 ہزار کی تعداد کا ہندسہ عبور کر کے تعداد میں اضافہ کا ایک نیا سنگ میل نصب کر دیا-

برطانیہ پاکستان سے ہزاروں میل دور ہے اور سفر کے بھاری اخراجات اور اس پر مستزاد ویزا کے مسائل' یہ وجوہات وہ ہیں جن کے سبب ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں احمدی احباب و خواتین جلسہ میں نہیں جا سکتے- اور جلسہ میں جانے کی بے پناہ حسرت کو دکھے ہوئے دل کے ساتھ دلوں میں دبائے بیٹھے رہتے ہیں- برطانیہ کے حالات کو دیکھتے ہوئے اور دنیا بھر سے آنے والوں کو بھاری اخراجات صرف کرنے کو سامنے رکھتے ہوئے جلسہ برطانیہ کی یہ حاضری ایک غیر معمولی حاضری شمار ہوتی ہے- اور اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے مردوزن کے غیر معمولی اخلاص اور جماعت کی غیر معمولی ترقی کی علامت بن جاتی ہے-

ربوہ میں اگرچہ جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہو رہا- لیکن اگر دنیا بھر میں ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ کی تعداد پر نظر ڈالی جائے اور ان کے اعداد و شمار یکجا کئے جائیں تو جماعتی ترقی کی حسین صورت ابھر کر سامنے آجاتی ہے اور روحیں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ تشکر میں گر جاتی ہیں-

برطانیہ کے جلسہ کے ساتھ ہی اگلے مہینے جرمنی کا جلسہ منعقد ہوتا ہے- جرمنی کے جلسہ میں بھی ترقی کی وہی خوشکن اور ایمان افروز کیفیت سامنے آتی ہے جو برطانیہ یا ربوہ اور قادیان کے جلسوں کی ہے- افریقہ کے ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ میں حاضری کے گراف مرتب کئے جائیں تو سبھی جگہوں پر ایک جیسی صورت حال نظر آتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا ہماری جماعت پر اتنا بڑا فضل ہے کہ ہم اس کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے- اپنی ناطاقتی دیکھتے ہوئے یہی دعا زبان پر آتی ہے کہ اے اللہ ہمیں اپنا شکر صحیح معنوں میں کرنے کی توفیق دے- ہمیں عبد شکور بنا- ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کر دے- ان پر اپنی ستاری کا پردہ ڈال دے- ہمیں خدمت دین اور خصوصاً دعوت الی اللہ کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ سرگرمی سے کام کرنے کی توفیق دے- تاکہ ہمارے محبوب امام بھی ہم سے راضی رہیں- اور اے مولا کریم تو بھی ہم سے راضی رہ- ہمیں اپنی رضا کے رستے پر ہمارا ہاتھ پکڑ کر چلاتا رہ- ہم کمزور اور ناتواں لوگ ہیں ہمارا ہاتھ کبھی نہ چھوڑنا- ہماری شامت اعمال اگر اس ہاتھ کی گرفت کم بھی کرے تو اس سے درگزر کرنا- ہمیں اپنے در کا سوالی بنائے رکھ- ہمیں اپنی رحمتوں کی لذت کا صحیح مزا چکھا دے- ہماری لذتوں کا رخ درست کر دے- ہمیں ہر مزا جو آئے وہ تیری ہی محبت اور پیار میں آئے- اور کوئی ایسا مزا ہمیں مزا نہ دے جو تیری ناراضگی کو دعوت دینے والا ہو- اے مولا کریم جماعت احمدیہ پاکستان کے حالات درست کر دے- ہماری مشکلات دور کر دے اور جب تک تیری تقدیر ہم سے قربانیاں مانگے ہمیں پوری بشاشت اور ثابت قدمی سے ابتلاء کا وقت گزارنے کی ہمت دے- اور اس دور میں بھی ہماری ترقی کی رفتار میں کمی نہ آنے دے- ہمیں اپنا بنا لے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی تجھے اپنا بنا لیں اور کسل اور سستی کو دور کر دیں اور تیری رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں سے ہمیشہ جھولیاں بھرتے رہیں- آمین-

ضروری تصحیح عالمی بیعت کا آغاز جلسہ سالانہ 1993ء سے ہوا تھا- الفضل مورخہ 29- جولائی کے اداریہ میں سہواً سن 1994ء درج ہو گیا ہے- قارئین کرام تصحیح فرمالیں- ادارہ

کس کی گولی نے کس کو مارا ہے
کس کے ہاتھوں پہ خوں تلاش کریں
ہر کوئی ڈر رہا ہے ہر اک سے
خوف کے بُت کو پاش پاش کریں
جس مضرت کا علم ہو جائے
راز اس کا ضرور فاش کریں

ابوالاقبال

مرزا خلیل احمد قمر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر

مقدمہ اقدامِ قتل کی لمحہ بہ لمحہ روداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے اقدام قتل کا ایک مقدمہ یکم اگست 1897ء کو امرتسر میں ڈپٹی کمشنر اے ای مارٹینو کی عدالت میں دائر کیا کہ مرزا صاحب مجھے قتل کرانا چاہتے ہیں۔

مقدمہ کا پس منظر:۔ امرتسر میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ اور پادری عبداللہ آتھم کے مابین جو مباحثہ 22 مئی 1893ء تا 5 جون 1893ء ہوا۔ جس کو عیسائیوں نے جنگ مقدس کا نام دیا اس میں جو شکست ہوئی وہ عبداللہ آتھم کے 27 جولائی 1896ء کو مرجانے سے ایک نشان ٹھہری۔ جنگ مقدس کا اصل بانی مبانی ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ہی تھا۔ اور ہنری مارٹن کلارک ہی عیسائیوں کی طرف سے صدر جلسہ تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ آتھم مباحثہ میں اس کی حسب منشا طعن تشنیع تمسخر استہزا سے کام نہیں لے رہے تو آتھم کی بیماری کا بہانہ بنا کر خود بطور مناظر پیش ہوئے۔ اور اپنے اس پرچہ میں جیسی زبان اور شوخی تمسخر اور لغویت سے کام لیا گیا اس کو دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ یہی ڈاکٹر صاحب تھے جو مباحثہ میں لنگڑے لولے اور اندھے مریض لے کر آئے کہ ان کو اچھا کر دیں مگر حضرت بانی سلسلہ نے انہی کے اس وار کو الٹا کر کہا کہ انجیل میں ہے کہ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہے تو تم اس طرح کے کام کر سکتے ہو۔ جس پر فوراً ان مریضوں کو غائب کر دیا گیا بعد میں عیسائیوں اور دیگر پادریوں نے ڈاکٹر ہنری کلارک پر سخت تنقید کی ان کی اس حرکت نے مشن کو نقصان پہنچایا ہے جب آتھم کو رجوع کے نتیجہ میں مہلت ملی تو یہ آتھم کو مجبور کرتے رہے کہ تم قسم کھاؤ کہ میں نے رجوع نہیں کیا اور جب آتھم نے بتایا کہ مجھے سانپ اور نیزے لئے آدمی نظر آتے ہیں تو پھر اس نے آتھم کو کہا کہ تم عدالت میں مرزا صاحب کے خلاف دعویٰ دائر کر دو۔ غرض جنگ مقدس کی شکست اور پھر آتھم کی موت سے ڈاکٹر ہنری مارٹن کا دل حضرت مرزا صاحب کے خلاف بغض اور عناد سے بھر گیا۔ یہ گروہ اپنی ندامت اور خفت کو مٹانے کے لئے حضرت مرزا صاحب کے خلاف منصوبے سوچ رہا تھا اور گورنمنٹ کے پاس خفیہ طور پر آپ کے خلاف شکایات پہنچا رہا تھا۔ لیکھرام کے قتل نے اس کو اور بھڑکا دیا اور آریہ بھی اس سازش میں شریک ہو گئے۔ بعض پادریوں نے خوب سوچ سمجھ کر آپ کے خلاف اقدام قتل کا یہ مقدمہ بنایا اور اس کو پہلے ہی سے ایسا قانونی طور پر مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے بچنے کی کوئی صورت ہی پیدا نہ ہو سکے۔

حضرت بانی سلسلہ خود اس مقدمہ کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"پادری صاحبان کی ناراضگی کا اصل موجب یہی ہے کہ میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے ہر ایک طور سے ان کو شرمندہ کیا ان کا تمام ساختہ پرداختہ میری تحریروں سے رد ہو گیا میرے لئے جو میرے خدا نے آسمانی نشان دکھلائے اور دکھلا رہا ہے اس کے مقابل پادری صاحبوں کے ہاتھ میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں اور بار بار ان کو آسمانی نشانوں میں مقابلہ کے لئے بلایا گیا۔ مگر ان کے ہاتھ میں کیا تھا تا وہ مقابلہ کرتے آخر ہر ایک طور سے ناچار ہو کر یہی تجویز سوچی گئی کہ میرے پر خون کا مقدمہ بنایا جائے۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد نمبر 13 ص 108)

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک انگریز نژاد نہ تھا۔ بعض لوگوں نے نام اور ان کے سرخ و سفید رنگت سے ان کو یورپین سمجھا ہے۔ چند پٹھان بچے بہت کم عمری میں امرتسر مشن میں آ گئے امرتسر مشن کے انچارج پادری ریورنڈ رابرٹ کلارک تھے۔ انہوں نے ان بچوں میں سے ایک بچے کو اپنا لیا۔ اور اس کو ہندوستان میں اشاعت عیسائیت کے لئے مشہور مشنری ہنری مارٹن کے نام پر ہنری مارٹن کا نام دیا اور اپنے فیملی نام کلارک کا اضافہ کر کے ہنری مارٹن کلارک بنا دیا۔ پادری کلارک نے اس بچے کی پوری طرح تعلیم و تربیت کی اور اس کو طبی تعلیم کے لئے انگلستان بھجوایا۔ ہنری مارٹن کلارک نے ایڈنبرا یونیورسٹی سے اعلیٰ درجہ میں طبی ڈگری حاصل کی اور 1882ء میں امرتسر میں آ گئے جہاں ان کے منہ بولے باپ نے ان کو امرتسر مشن کا انچارج بنا دیا۔ جماعت احمدیہ سے زیادہ مخالفت کا آغاز جنگ مقدس 22 مئی 1893 تا 5 جون 1893ء سے شروع ہوا۔ پھر یہ اپنی مخالفت میں بڑھتے ہی گئے۔

مقدمہ کا آغاز عبدالحمید ولد سلطان محمود جو حضرت مولوی برہان الدین جہلمی صاحب کا بھتیجا تھا جو بہت آوارہ اور بدمعاش تھا وہ مختلف مذاہب بدلتا کبھی عیسائی کبھی مسلمان بنتا۔ پھرتا پھراتا ہوا وسط مئی 1897ء میں قادیان پہنچا حضرت مولانا نور الدین صاحب کو بتایا کہ میں مولوی برہان الدین جہلمی کا بھتیجا ہوں مجھے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کروا دو حضرت مولانا نے حضرت بانی سلسلہ سے عرض کیا۔ جب تک کسی شخص کے بارے میں اچھی طرح تسلی نہ ہو جائے کہ یہ مخلص ہے میں بیعت کے لئے نہیں کہتا۔ اس پر وہ 5‘6 دن قادیان میں رہ کر چلا گیا لیکن ادھر ادھر پھر کر وہ دوبارہ جون 1897ء کے دوسرے عشرہ میں قادیان آ گیا۔ اس کے چچا حضرت مولوی برہان الدین بھی اتفاق سے قادیان آ گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ اسے قادیان سے نکلوا دو ورنہ آپ نقصان اٹھائیں گے۔ حضرت مولانا نے فرمایا گیا عجب ہے کہ اصلاح ہو جائے۔ مولوی برہان الدین صاحب نے کہا میں اسے زیادہ جانتا ہوں۔ اصلاح کیا ہونی ہے کوئی نقصان نہ پہنچا جائے۔ جب حضرت بانی سلسلہ کو پتہ لگا تو آپ نے اسے قادیان سے نکلوا دیا۔

قادیان سے نکل کر وہ سیدھا امرتسر نور الدین مسیحی واعظ کے ہاں پہنچا اور کہنے لگا میں بٹالہ کا ہندو تھا مرزا قادیانی نے مسلمان کر کے میرا نام عبدالحمید رکھا۔ اور اب میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنی اصلیت چھپائی کہ وہ پہلے جب عیسائی تھا تو گجرات مشن سے بوجہ اپنی بدچلنی کے نکالا گیا تھا۔ نور الدین مسیحی اس کو اپنے بڑے پادری گرے کے پاس لے گیا وہاں اس نے وہی کہانی سنائی۔ پادری گرے نے اس کو کہا کہ ہفتہ میں دو بار آیا کرو۔ اس نے پوچھا کہ میرا گزارہ کیسے ہو گا۔ پادری گرے نے صاف جواب دے دیا۔ نور الدین مسیحی نے اسے مشورہ دیا کہ امرتسر میں پادری مارٹن کلارک کا مشن ہے تم وہاں چلے جاؤ شاید وہ تمہیں لے لیں اور تمہاری روٹی کا گزارہ وہاں ہو جائے۔

16 جولائی 1897ء کو عبدالحمید ڈاکٹر کلارک پاس پہنچا اور عیسائی ہونے کی خواہش کی وہاں بھی اپنی وہی کہانی بیان کی جو گرے کو سنا چکا تھا پادری کلارک نے اسے اپنے اسسٹنٹ عبدالرحیم کے سپرد کیا جب اس نے یہ سنا یہ قادیان میں مرزا صاحب کا مرید رہا ہے اور قادیان سے ہی آ رہا ہے تو اس کی اور دوسرے عیسائیوں کے دل کی مراد بر آئی کہ اب وقت آ گیا ہے جو منصوبہ حضرت مرزا صاحب کو پھنسانے کا عرصہ سے انہوں نے سوچا تھا اسے عمل میں لایا جائے بس اس سے حسب منشا بیان لینے کی کسر ہے۔

16 جولائی تا 21 جولائی 1897ء عبدالحمید کو امرتسر کے شفاخانہ میں رکھا گیا۔

19 جولائی بروز پیر 4‘5 بجے عبدالحمید ڈاکٹر کلارک کی کوٹھی پر آیا۔

22 جولائی تا 30 جولائی 1997ء عبدالحمید کو بیاس میں رکھا گیا۔ جہاں پر وہ دیسی عیسائیوں کی صحبت میں رہا اور اس کو حضرت بانی سلسلہ کے خلاف بیان دینے کے لئے تیار کیا جاتا رہا۔ 25 جولائی کو عبدالرحیم عیسائی‘ عبدالحمید کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کے لئے قادیان گیا۔ عبدالحمید کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

31 جولائی کو عبدالحمید نے اقبالی بیان دیا کہ مجھے مرزا صاحب نے ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے بھیجا ہے۔

29 جولائی ابھی بیاس میں حضرت بانی سلسلہ کو پھنسانے کی سازش ہو رہی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو 29 جولائی کو خواب میں تمام حالات سے آگاہ

19۔ اگست کو ڈپٹی کمشنر کیپٹن ڈگلس بٹالہ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک بیتابانہ طور پر ٹہل رہے تھے۔ ان کے ریڈر راجہ غلام حیدر صاحب نے ان کی یہ حالت دیکھ کر پوچھا کہ اس وقت آپ بہت متفکر معلوم ہوتے ہیں تو صاحب بہادر نے فرمایا کہ

ہم اس مقدمہ میں بہت سرگرداں ہیں۔ ہم جس طرف نگاہ کرتے ہیں ہم کو مرزا صاحب نظر آتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ انصاف جو تمہاری قوم کا خاصہ ہے اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا‘ علاوہ ازیں ہمیں اس استغاثہ میں عداوت اور خصومت کے آثار معلوم ہوتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا طریق اختیار کیا جائے جس سے اصل حقیقت منکشف ہو جائے۔" میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اس عبدالحمید کو عیسائیوں کے قبضہ سے الگ کر کے اصلیت معلوم کرنا چاہیں گے تو عجب نہیں کہ آپ اپنے گوہر مقصود کو پا لیں۔ صاحب کے دل کو یہ بات لگی اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو کچھ ہدایات کیں۔

20۔ اگست جو فیصلہ کی تاریخ تھی اس نے سارا منظر ہی بدل کر رکھ دیا۔ عبدالحمید کا بیان دوبارہ ہوا جس میں عبدالحمید نے قتل کے لئے بھجوائے جانے سے انکار کیا اور بتایا کہ بیاس کے مقام پر عبدالرحیم اور دوسرے لوگوں کے کہنے پر اس نے پہلا بیان دیا تھا۔

20۔ اگست کو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کا بیان ہوا جس میں اس نے عبدالحمید کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ہمارے سامنے اقبال کیا.... اقبال میں لفظ نقصان اول عبدالحمید نے لکھا تھا اور پھر لفظ مار ڈالنا اس نے از خود لکھا تھا۔

20۔ اگست کو مسٹر لیمار چند صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بیان ہوا کہ عبدالحمید نے پہلے تو وہی کہانی بیان کی جو مرزا صاحب نے اس کو ڈاکٹر کلارک کے قتل کے لئے بھیجنے کی نسبت بیان کی تھی ابھی ہم نے دو صفحے لکھے اور اس کو کہا کہ ہم صرف اصلیت دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ ناحق وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ یہ بات کہنے پر عبدالحمید ہمارے پاؤں پر گر پڑا اور زار و زار رونے لگا۔ بڑا پشیمان معلوم ہوتا تھا۔ اور کہا میں اب سچ سچ بیان کرتا ہوں جو اصل واقعہ ہے اور تب اس نے وہ بیان ہمارے روبرو کہا جو عدالت میں پیش ہے ہم نے تب ڈپٹی کمشنر بہادر کو تار دی اور گواہ کو گورداسپور لائے..... آج صبح عبدالحمید نے ہم سے کہا تھا کہ ایک شخص عبدالغنی نے ہم سے کہا ہے کہ پہلے بیان کے مطابق پھر بیان لکھوانا ورنہ قید ہو جاؤ گے۔

20۔ اگست کو وارث دین مسیح کا بیان ہوا۔

20۔ اگست کو یوسف خاں کا بیان ہوا۔

20۔ اگست 1897ء کو حضرت بانی سلسلہ کا بیان ہوا کہ پیشگوئی آتھم کے بارے میں تھی۔ آتھم نے کہا میرے پر تین حملے ہوئے ہم نے کہا اگر یہ صحیح ہے تو چاہئے کہ آپ قسم کھائیں یا عدالت میں نالش کریں مگر کوئی جواب مجھے نہیں ملا۔ عبدالحمید کے ساتھ ڈاکٹر کلارک کے بارے میں کوئی گفتگو ہی نہیں ہوئی تھی یہ اچھے چال چلن کا نہیں ہے اس لئے رقعہ لکھ کر بھیجدیا تھا کہ اس کو نکال دینا چاہئے مجھے پھر خبر نہیں کہ وہ کہاں چلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا۔ میں نے ایک پیسہ تک اس کو جاتے ہوئے نہیں دیا نہ امرتسر بھیجا۔ جھوٹ کی بیخکنی سے مراد ہے کہ جھوٹ ضائع ہو جاوے گا ڈاکٹر کلارک کی طرف اشارہ نہیں۔ جب تک کوئی شخص رضامندی ظاہر نہ کرے۔ پیشگوئی نہیں کی جاتی۔

23۔ اگست کو نورالدین عیسائی پادری کا بیان ہوا۔ کہ عبدالحمید میرے پاس امرتسر آیا تھا میں اسے پادری گرے صاحب کے پاس لے گیا صاحب نے واپس بھیج دیا کہ اس کو تعلیم دو جب تیار ہو جاوے تو عیسائی کیا جاوے گا مگر وہ لڑکا پھر چلا گیا.... شاید اس واسطے چلا گیا ہو گا کہ ہمارے ہاں روٹی کپڑا اس کو نہیں ملتا تھا عبدالحمید نے اور مشنوں کی بابت پوچھا تھا۔

اس کے بعد پادری گرے کی تحریری شہادت پیش ہوئی۔

23۔ اگست 1897ء مقدمہ اقدام قتل کے فیصلہ کا دن

23۔ اگست کو خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہو رہی تھی اس کے باوجود جماعت احمدیہ کے احباب کے علاوہ کثرت سے دوسرے لوگ جن میں عیسائی۔ آریہ مسلمان شامل تھے آئے ہوئے تھے۔ 12 بجے کے قریب حضرت بانی سلسلہ کو عدالت میں بلوایا گیا۔ ڈپٹی کمشنر کیپٹن ڈگلس نے فوراً ہی فرمایا۔

مرزا صاحب آپ کو عزت سے بری کیا جاتا ہے آپ اگر چاہیں تو ڈاکٹر کلارک اور ان کے گواہوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا "میں کسی پر مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے"

اس وقت بے اختیار ڈگلس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکل گئے تھے کہ اگرچہ یہ مقدمہ صرف عیسائیوں کی طرف سے تھا اور مجھ کو ایک بڑے پادری کا خط بھی آیا تھا مگر مجھ سے یہ بدذاتی نہیں ہو سکتی۔ اور فیصلہ میں لکھا۔

ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے غلام احمد سے حفظ امن کی ضمانت لی جاوے یا یہ مقدمہ پولیس کے سپرد کیا جائے لہٰذا وہ بری کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسب وعدہ ہر ایک الزام سے بری کیا اور دشمنوں کو ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ نہ ملا۔

حکومت کی طرف سے عبدالحمید پر اسی مقدمہ میں حلف دروغگوئی کے مرتکب ہونے کی وجہ سے استغاثہ چلایا جس میں وہ ستمبر 1899ء میں سزا پا گیا تھا۔ اس نے اس وقت بھی یہی کہا تھا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا جو مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا۔ اور دھمکا کر کہلوایا تھا اور مرزا صاحب نے مجھے ہرگز کسی کو بھی قتل کرنے کے لئے نہیں کہا تھا۔

اس مقدمہ میں حضرت بانی سلسلہ کے وکیل مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر لاہور تھے اور عیسائیوں کی طرف سے پنڈت رام بھجدت نے وکالت کی تھی۔ عدالت کے استفسار پر پنڈت جی نے کہا تھا کہ میں نے کوئی فیس نہیں لی صرف اس لئے شریک ہو گیا ہوں کہ شاید پنڈت لیکھرام کے قتل کا بھی کوئی سراغ مل جائے۔

ایک دلچسپ پہلو اس مقدمہ کے وقت حضرت اقدس کی عمر 62 سال اور ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی عمر 40-45 سال کے درمیان تھی اور ڈاکٹر کلارک تندرست و توانا گٹھے ہوئے مضبوط جسم کا حامل تھا۔ جبکہ جس نوجوان کو قتل کے لئے چنا گیا وہ سترہ سال کا کمزور و نحیف اور سوزاک کا مارا ہوا تھا۔ وہ خود تسلیم کرتا ہے کہ ڈاکٹر کلارک میرے سے مضبوط ہیں۔ وہ کیسے ڈاکٹر کلارک کو قتل کر سکتا تھا۔

"حضرت بانی سلسلہ کو صاف طور پر ہر ایک الزام سے بری قرار دیا گیا جس سے ان تمام دشمنوں کی کمریں ٹوٹ گئیں جو فیصلہ سنائے جانے والے دن بڑی شان و تجمل سے کچہری میں رونق افروز تھے۔ اور یہ خیال کر کے خوش ہو رہے تھے کہ ابھی ہم مرزا غلام احمد کو ہتھکڑی لگے ہوئے جیل خانہ جاتے ہوئے دیکھیں گے اور بعض تو یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ پادری کا قدم درمیان ہے مقدمہ سیشن سپرد ہو کر مرزا کو پھانسی یا کالے پانی کی سزا ہو گی لیکن جب انہوں نے سنا کہ خدا کے فضل سے حضرت مرزا صاحب بری ہو گئے تو صدمہ سے ان کے چہرے سیاہ پڑ گئے اور آناً فاناً ہی کچہری سے غائب ہو گئے۔"

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

حضرت بانی سلسلہ نے اس مقدمہ کے تفصیلی حالات اور بیانات کتاب البریہ روحانی خزائن جلد نمبر13 میں شائع فرمائے ہیں اس کے علاوہ اس مضمون کی تیاری کے لئے جنگ مقدس روحانی خزائن جلد نمبر6 حیات احمد جلد نمبر4 از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تاریخ احمدیت جلد نمبر2 از مولانا دوست محمد شاہد صاحب مجدد اعظم جلد اول از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے مدد لی گئی ہے۔

فرمایا حضرت بانی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔

29 جولائی 1897ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاعقہ مغرب کی طرف سے میرے مکان کی طرف چلی آتی ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی آواز ہے نہ اس نے کوئی نقصان کیا ہے بلکہ وہ ایک ستارہ روشن کی طرح آہستہ حرکت سے میرے مکان کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور میں اس کو دور سے دیکھ رہا ہوں اور جبکہ وہ میرے قریب پہنچتی ہے تو میرے دل میں تو یہی ہے کہ یہ صاعقہ ہے مگر میری آنکھوں نے چھوٹا سا ستارہ دیکھا۔ جس کو میرا دل صاعقہ سمجھتا ہے.... یہ جو دیکھا ہے اس کا بجز اس کے کوئی اثر نہیں کہ حکام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہو گی۔ اس سے زیادہ نہیں۔

یکم اگست 1897ء کو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بانی سلسلہ کے خلاف ڈپٹی کمشنر اے۔ ای۔ مارٹینو کی عدالت میں اقدام قتل کی نالش کر دی۔

یکم اگست کو ہی عبدالحمید سے عدالت میں بیان دلوایا کہ میں مرزا قادیانی کے کہنے پر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کو ایک پتھر سے قتل کرنے آیا تھا۔

یکم اگست کو ہی ڈاکٹر ہنری مارٹن کا بیان ہوا۔

میں خود بیاس گیا اور پھر عبدالحمید سے دریافت کیا اور پانچ گواہوں کے سامنے اس نے کھلا کھلا اقرار کیا کہ اسے مرزا غلام احمد نے میرے قتل کے لئے بھیجا ہے وہ موقعہ کی تلاش میں تھا کہ جب کبھی وہ مجھے سویا ہوا یا کسی اور حالت میں پائے تو میرے سر کو پتھر سے یا کسی اور چیز سے پھوڑے۔

امرتسر میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کا بڑا اثر تھا نتیجہ یہ کہ ڈپٹی کمشنر نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً حضرت مرزا صاحب کے نام وارنٹ جاری کر دیا۔

حفظ امن کی ضمانت کے لئے وارنٹ گرفتاری جاری ہوا اور 20 ہزار کا مچلکہ اور 20 ہزار کی دو ضمانتیں طلب کیں۔

2۔ اگست ڈپٹی کمشنر امرتسر کے سپرنٹنڈنٹ ضلع میر جیون علی نے مکرم بابو محکم دین نے ذکر کیا "مرزا صاحب کے نام وارنٹ جاری ہو گیا"

حضرت حافظ احمد اللہ خانصاحب کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ تک یہ اطلاع پہنچی حضرت صاحب نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء کی خبر پہلے دی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی نشانات کا مجموعہ ہے اور انجام کی بشارت تو بریت میں ہے۔"

حضرت منشی عبدالحمید صاحب اور سیکھوان برادران کے ذریعے مسلسل اطلاع ملتی رہی کہ ابھی تک وارنٹ گورداسپور نہیں پہنچا۔

7۔ اگست ڈپٹی کمشنر امرتسر پر یہ حقیقت کھلی کہ وہ کسی دوسرے ضلع میں رہنے والے ملزم کے لئے وارنٹ جاری نہیں کر سکتا۔

7۔ اگست کو بذریعہ تار ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو اطلاع دی کہ "جو وارنٹ میں نے غلام احمد کی گرفتاری کے لئے جاری کیا ہے اسے روک لو"

میں نے وارنٹ روک دیا ہے کیونکہ یہ مقدمہ میرے اختیار میں نہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس کارروائی کے لئے بھیجا جائے۔

ڈپٹی کمشنر گورداسپور کیپٹن ڈگلس حیران ہوا اور اس نے اپنے ریڈر راجہ غلام حیدر سے دریافت کیا۔ راجہ صاحب نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وارنٹ آیا ہی نہیں۔ وہ وارنٹ امرتسر کی عدالت سے نکلا ضرور اور ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے نام گیا آتے نہ معلوم اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا پتہ ہی نہیں لگا وہ کہاں غائب ہو گیا۔

7۔ اگست کو عیسائی پادری اور ان کے ساتھی عیسائی آریہ لوگ اور حضرت صاحب کے مخالف مولوی اور ان کے ساتھی عدالت میں جمع تھے۔ اور وہ حضرت بانی سلسلہ کا انتظار کر رہے تھے ابھی وہ جو مسیح ہونے کا دعویدار ہے ہتھکڑی لگے ہوئے مجرم کی صورت میں عدالت میں پیش ہو گا۔ جوتوں کی جگہ بیٹھے گا۔ اور ہم اس کی ذلت کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کریں گے مگر ان کی یہ ساری خواہشیں اور آرزوئیں شرمندہ تعبیر نہ ہو سکیں۔

7۔ اگست کو یہ مقدمہ امرتسر گورداسپور منتقل ہوا۔

9۔ اگست کو کپتان ڈبلیو ڈگلس ڈپٹی کمشنر کے سامنے مثل پیش ہوئی۔

9۔ اگست کو ہی حضرت بانی سلسلہ کے نام سمن جاری ہوا۔ کہ

"بتاریخ 10 ماہ اگست 1897ء اصالتاً یا بذریعہ مختار ذی اختیار یا جیسا ہو موقعہ پر بمقام بٹالہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حاضر ہوں اور اس باب میں تاکید جانو۔

10۔ اگست 97ء کو بمقام بٹالہ بیشی کے لئے حضرت بانی سلسلہ 8 اور 9 بجے کے درمیان قادیان سے تشریف لائے عدالت کے قریب احباب جماعت کو دیکھ کر آپ دور سے یکوں سے اتر آئے نہایت ہشاش بشاش خراماں خراماں آکر جماعت کے افراد سے مصافحہ کیا آپ کے چہرہ پر تبسم کھل رہا تھا۔ گویا کسی قسم کی فکر نہیں تھی جیسے آپ تفریحاً آئے ہیں۔ راستہ میں مقدمہ کا سرسری سا ذکر آپ نے فرمایا۔

"ہم کو تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے خبر دیدی تھی اور ہم تو اس تائید اور نصرت کا انتظار ہی کر رہے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے آغاز پر ہم خوش ہیں اور اس کے انجام بخیر ہونے پر یقین رکھتے ہیں ہمارے دوستوں کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ذکر آیا کہ عیسائیوں کے ساتھ آریہ بھی مل گئے ہیں اور مولوی محمد حسین بٹالوی بھی ان کے ساتھ ہیں آپ نے فرمایا۔

ہمارے ساتھ خدا ہے جو ان کے ساتھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فیصلہ سے ہم کو واقف کر دیا ہے اور ہم اس پر یقین رکھتے ہیں کہ وہی ہو گا اگر ساری دنیا بھی اس مقدمہ میں ہمارے خلاف ہو تو مجھے ایک ذرہ کے برابر بھی پرواہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بشارت کے بعد اس کا وہم کرنا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔

10۔ اگست کو دس بجے حضرت بانی سلسلہ ڈاک بنگلہ میں داخل ہوئے تھے کہ چپڑاسی دوڑتا ہوا آیا اور عرض کیا "صاحب آپ کو سلام دیتے ہیں" اور کہا عدالت میں آپ کے لئے کرسی رکھی ہوئی ہے۔

10۔ اگست کو ہی مولوی محمد حسین بٹالوی کو عدالت میں کرسی مانگنے پر ڈپٹی کمشنر ڈگلس نے جھڑکا کہ بک بک مت کر سیدھا کھڑا ہو جا۔ آخر کمرہ عدالت میں ذلیل و رسوا ہو کر باہر نکلا تو کانسٹیبل نے برآمدہ میں کرسی پر نہ بیٹھنے دیا آخر باہر بچھی ہوئی چادر پر بیٹھنے کی کوشش کی تو چادر کے مالک نے یہ کہہ کر کپڑا کھینچ لیا کہ مسلمان ہو کر سرغنہ کہلا کر اور پھر اس طرح جھوٹ بولنا۔ بس ہمارے کپڑے کو ناپاک نہ کیجئے۔

10۔ اگست کو صرف ڈاکٹر کلارک کا ہی بیان ہوا جو بہت طویل تھا امرتسر والے بیان جیسا تھا۔

12۔ اگست کو بھی کلارک کا ہی بیان ہوا۔ اور اس پر جرح ہوئی۔

13۔ اگست کو بھی ڈاکٹر کلارک کا تتمہ بیان ہوا۔

اس کے بعد حضرت بانی سلسلہ کا مختصر بیان ہوا جس میں آپ نے فرمایا کہ ہم نے خاص طور پر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی موت کی کوئی پیشگوئی نہیں کی۔

13۔ اگست کو عبدالحمید کا بیان ہوا جو اس مضمون پر مشتمل تھا جو اس نے امرتسر میں دیا تھا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد ایم-اے

بچوں کی حسِ تجسّس کی تربیّت

جس عمر میں بچے سکول جانا شروع کرتے ہیں جو کہ بالعموم ہمارے ہاں پانچ سال ہوتی ہے تو ان میں تجسس جو فطرت انسانی کا حصہ ہے جاگنا شروع ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس عمر سے پہلے ہی جاگ جاتا ہو کیونکہ بچہ ہر شئے کو تجسس کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیتا ہے کہ جو چیز اسے نظر آ رہی ہے وہ کیا ہے۔ وہ اشیاء کو چھونا چاہتا ہے۔ پکڑنا چاہتا ہے حتیٰ کہ کھلونے توڑ کر دیکھنا چاہتا ہے کہ اس میں سے آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ یہ کس طرح چلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر ماں باپ منع نہ کریں تو آگ میں بھی ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے یا سانپ کو پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ یہ عمل تجسس کی پہلی کروٹ کی نشان دہی کر رہا ہوتا ہے۔

یہ بڑا نازک مقام ہوتا ہے جہاں بعض دفعہ بچے ماں باپ یا اپنے بڑوں سے بڑے Embarrassing سوالات پوچھتے ہیں اور بعض ایسے جن پر تو سینکڑوں ہزاروں سال سے فلاسفر غور کرتے چلے آ رہے ہیں اور انہیں اپنے تراشیدہ پیمانوں سے ان سوالوں کا جواب بجھائی نہیں دیتا۔

والدین بچے کو اپنی استطاعت کے مطابق جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ان میں سے بیشتر کو خود بھی ایسا جواب جو ایک ناپختہ ذہن کی تشفی کروا سکے اور بچے کی عقل اور شعور کی سطح پر اتر کر اسے جواب دے سکیں اس کا انہیں علم نہیں ہوتا اس طرح وہ بچے کے ذہن کو ایک غلط سمت پر ڈالنے کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ یا پھر اسے جھاڑ دیتے ہیں کہ مجھے اس وقت تنگ نہ کرو میں مصروف ہوں اور جب وہ دوبارہ یہی سوال دوہراتا ہے تو پھر اسے یہی جواب ملتا ہے اور ماں باپ اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

بالعموم بچے کو جب کوئی جذباتی صدمہ پہنچے مثلاً والد' یا دادا یا کوئی اور عزیز فوت ہو جائے جس سے بچہ خاص طور پر مانوس ہو تو وہ سوال کرتا ہے کہ ابو یا دادا کہاں چلے گئے ہیں۔ جب والدین اس کا ذہن تیار کئے بغیر کہہ دیتے ہیں کہ وہ اللہ میاں کے پاس چلے گئے ہیں یا اللہ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا ہے تو اس کے ذہن کو ایک دھکہ محسوس ہوتا ہے کیونکہ انسان خواہ ابھی بچہ ہی کیوں نہ ہو اس میں زندہ رہنے کی خواہ وہ جسمانی یا مالی لحاظ سے معذوری کی حالت کو پہنچ چکا ہو ایک تمنا ضرور پائی جاتی ہے تو بچے کے ذہن میں خدا کے متعلق ایک منفی اثر پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے کہ وہ جس چیز سے پیار کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے چھین لیا ہے۔ اگر وہ مزید سوال کرے اور عموماً کرتا ہے کہ کیوں بلا لیا تو ماں باپ کا جواب جو بالعموم سننے میں آیا ہے کہ اللہ میاں اپنے نیک بندوں کو اپنے پاس بلا لیتا ہے یا جن سے وہ پیار کرتا ہے انہیں بلا لیتا ہے تو ان کے نازک ذہن پر ایک اور ہتھوڑا چلتا ہے۔ وہ معصوم خیال کرنے لگتا ہے کہ نیک ہونا یا اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا تو پھر کوئی اچھی بات نہ ہوئی وہ کہیں مجھے بھی اپنے پاس نہ بلا لے۔ ایسا ردعمل بالعموم ان کے متعلق زیادہ ہونے کا امکان ہوتا ہے جن سے بچہ زیادہ مانوس ہوتا ہے مثلاً ماں' باپ' دادا' دادی یا اپنا بھائی یا بہن کوئی ہم جولی' اسے یہ بات اس طرح سمجھائیں کہ دیکھو جو بھی اس دنیا میں آتا ہے اسے ایک نہ ایک دن اللہ کے پاس واپس جانا ہے۔ اسے بتائیں کہ اگر لوگ کبھی بھی فوت نہ ہوں تو دنیا لوگوں سے اتنی بھر جائے کہ لوگ سانس بھی نہ لے سکیں۔ اس لئے اللہ میاں نے یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ جو لوگ یہاں مرجاتے ہیں انہیں ایک اور جہان میں لے جاتا ہے جو اس جہاں سے بھی بہت اچھی جگہ ہے۔ اور جو لوگ اچھا کام کرتے ہیں۔ دوسروں کے کام آتے ہیں اللہ انہیں جنت میں لے جاتا ہے اور جو لوگ برا کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خوش نہیں ہوتا جس طرح تم سے ابا امی جب تم کوئی برا کام کرتے ہو تو تم سے خفا ہوتے ہیں۔ بچے کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں بہ نسبت اس کا خوف اور ڈر پیدا کرنے کے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اسے خوف سے بالکل ناآشنا رکھیں۔ خوف بھی پیار کی طرح زندگی کا حصہ ہے لیکن انسان جتنی محبت کی مار سے مرتا ہے اتنا خوف کی مار سے نہیں مرتا۔ اسے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارا دوست ہے۔ جس طرح اگر تم ہر وقت اپنے دوست سے یہ امید رکھو کہ وہ تمہاری بات مانتا چلا جائے اور تم اس کی بات کبھی بھی نہ مانو تو پھر وہ تمہارا دوست نہیں رہتا۔ اسی طرح اللہ میاں بھی چاہتا ہے کہ کبھی تم اس کی مانو اور کبھی وہ تمہاری مان لے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ خاندان میں کوئی حادثہ ہی ہو تو آپ اسے سمجھانے بیٹھ جائیں۔ یہ بچہ کی ٹریننگ کا مستقل حصہ ہونا چاہئے۔

پھر جب بچہ کسی چیز کی شدید خواہش کرے یا ماں باپ سے مانگے اور ماں باپ کے حالات اجازت نہ دیتے ہوں تو اسے کہہ دیا جاتا ہے کہ اللہ میاں سے دعا کرو وہ تمہیں دیدیگا یا تمہاری دعا قبول کرلے گا۔ وہ بچارا معصوم ہاتھ اٹھا اٹھا کر اور بعض دفعہ سونے سے پہلے جو بھی ٹیڑھی سیدھی عبادت پڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا ذہن اسی سائیکل یا کھلونے کی طرف ہی لگا ہوتا ہے کہ اللہ میاں مجھے سائیکل دیدے۔ بالعموم وہ دعا مانگنے کے فوراً بعد ہی پوچھتا ہے کہ سائیکل کب آئے گی۔ ماں باپ اسے کہتے ہیں کہ ابھی اور دعا کرو تو بعض دفعہ ہفتوں یا مہینوں دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کا کوئی مثبت جواب اسے نہیں ملتا۔ عیسائیوں نے تو اس کا آسان طریقہ نکال لیا ہے کہ انہوں نے ایک تصوراتی Father Xmas گھڑ لیا ہے اور کرسمس جو ان کا مذہبی تہوار ہے ایسے معاملات کو وہ اس دن پر اٹھا رکھتے ہیں اور بچے کو کہتے ہیں فادر کرسمس جو چیز تم مانگتے ہو وہ کرسمس کی رات تمہیں لا دیں گے۔ پھر والدین سارا سال بچت کر کے خود ہی بچے کی جو بھی شدید خواہش ہوتی ہے وہ خرید کر رات گئے یہ تحفہ Xmas tree کے نیچے رکھ دیتے ہیں اور بچہ سمجھتا ہے کہ فادر کرسمس نے اس کی چیز لا کر دی ہے۔

میرا کہنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ بچے کو بڑے پیار اور طریقہ سے سمجھانے کا وقت ہوتا ہے۔ اسے ضرور بتائیں کہ وہ دعا کرے لیکن اس کے ذہن میں یہ ڈالنے کی کوشش نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر پسندیدہ چیز اسے دیدیگا۔ کیونکہ اگر نہ ملی تو اس کے ذہن میں اللہ اور دعا کے متعلق ایک غلط تصور ابھرنے کا امکان ہے۔ وہ دعا کو بے نتیجہ اور بے فائدہ ماننے لگے گا۔ اسے یہ بات اس کی سطح پر آکر سمجھائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہاتھ پاؤں اس لئے دیئے ہیں کہ ہم کام کریں اور محنت کر کے چیزیں حاصل کریں اور ضروری نہیں کہ ہر چیز ہر انسان کو مل جائے۔ اسے بتائیں کہ اگر آپ کے پاس موٹر نہیں ہے اور اکثر لوگوں کے پاس نہیں ہوتی تو ابو کی تنخواہ یا آمد اتنی نہیں کہ وہ کار خرید سکیں۔ ہاں اللہ سے دعا کرو کہ ابو کو زیادہ آمد پیدا کرنے کی توفیق دے۔ اگر ابو زیادہ کام کریں گے اور ہم سب بچت کریں گے تو ہم بھی (اللہ نے چاہا تو) کسی دن کار خرید لیں گے۔ اسے بتائیں کہ آدمی کی ہر خواہش پوری نہیں ہوا کرتی۔ اگر اللہ میاں اسی طرح ہر ایک کی خواہش پوری کرنا شروع کردے تو پھر ہر آدمی کار مانگے گا۔ اس طرح تو پھر کوئی بھی آدمی کام نہیں کرے گا۔ بس دعا مانگی اور چیز مل گئی۔ پھر دنیا کا کام کس طرح چلے گا؟

پھر بچے پوچھتے ہیں کہ اللہ میاں کہاں رہتے ہیں۔ وہ کتنے بڑے ہیں۔ وہ ہمیں نظر کیوں نہیں آتے۔ یہ سوال حضرت موسیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے کفار نے بھی کیا تھا کہ ہم تب تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم اللہ کو آنکھوں سے دیکھ نہیں لیتے۔ اس لئے اگر بچے سوال کریں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہاں بھی آپ انہیں فلسفیانہ یا عقلی دلائل دے کر سمجھانے کی کوشش کریں گے تو وہ نہیں سمجھ سکے گا۔ اسے چھوٹی چھوٹی مثالیں دے کر بتائیں کہ دیکھو بجلی سے بلب جل رہا ہے مگر ہمیں بجلی نظر نہیں آتی۔ مقناطیس لے کر بتائیں کہ دیکھو یہ دوسرے لوہے کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے مگر جو چیز کھینچ رہی ہے وہ ہمیں نظر نہیں آتی۔ ہمیں خوشبو نظر نہیں آتی۔ غرض اسے ایسی مثالیں دے کر کہ اللہ ہر جگہ ہوتا ہے مگر ہمیں نظر نہیں آتا جس طرح بجلی نظر نہیں آتی۔ اسے آہستہ آہستہ پہلی سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر لے جانے کی کوشش کریں جو اسے آسانی سے سمجھ آجائے۔ پھر عمر کے ساتھ ساتھ وہ خود بڑے مراحل طے کرتا چلا جائے گا کیونکہ آپ نے اس کی سمت درست کر دی ہے۔ اسے بتائیں کہ ہر چیز کی شکل نہیں ہوتی جس طرح ہوا کی کوئی شکل نہیں ہے۔ جس طرح خوشبو کی کوئی شکل نہیں ہے۔ میں صرف مثالیں دے رہا ہوں یہ والدین کا کام ہوتا ہے کہ وہ بچے کی ذہانت اس کی عمر اور سوال کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آسان سے آسان طریق پر اس کے سوالوں کا جواب دینے کی کوشش کریں۔ اسے ایسے جواب نہ دیں جو حقیقت پر مبنی نہ ہوں۔ جو عملی زندگی میں دیکھنے میں نظر نہ آتے ہوں کیونکہ بچے کا ذہن ابھی اس سطح پر نہیں پہنچا ہوتا کہ وہ چیزوں کے عوامل کی فلاسفی کو سمجھ سکے۔ وہ وہی چیز سمجھ سکتا ہے جو اسے یا تو نظر آئے یا پھر ہوتا ہوا دیکھ سکے۔ اگر آپ اسے بتانے کی کوشش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر دعا اور ہر ایک کی دعا قبول کرتا ہے تو وہ اسے عملی رنگ میں پوری ہوتی ہوئی نظر نہیں آئے گی بلکہ اس کا اپنا تجربہ بھی اسے یہی بتائے گا۔ اگر آپ اسے دعا کی فلاسفی سمجھانے کی کوشش کریں تو وہ اس کے سر کے اوپر سے گزر جائیں گے۔

اغلباً جو سب سے مشکل سوال جس سے والدین کو سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے یہ سوال بچے کیا بڑے بھی کرتے ہیں۔ اس کا آسان سے آسان جواب جو شاید بچہ بھی سمجھ سکے وہ تو یہی ہے کہ اسے کہیں چلو تم بتاؤ کہ پھر اللہ میاں کو کس نے پیدا کیا ہو گا وہ بالعموم یہی جواب دے گا کہ اسے کسی اور خدا نے بنایا ہو گا۔ تو اسے کہیں کہ پھر جس نے بھی بنایا ہو گا وہ ہی پھر خدا ہے کیونکہ اس کے بعد اور کوئی نہیں۔ جہاں تک بھی وہ چلتا ہے اسے چلنے دیں جہاں بھی وہ رکے کہیں کہ بس یہی خدا ہے۔ جو سب سے آخر ہے اور جو سب سے پہلا ہے وہی خدا ہے۔ جس نے سب کو پیدا کیا۔ باقی تمام چیزیں اس کی پیدا کردہ ہوئیں۔ جو سب کو پیدا کرنے والا ہے وہی خدا ہے۔

اس عمر کے بچوں کے ذہن میں جو باتیں فطرتاً اٹھتی ہیں۔ ہمارے ہاں اس کے بارہ میں کوئی لٹریچر نہیں ملتا اگر ہے تو میری نظر سے نہیں گزرا۔ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے کہ بچہ صحیح فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اسے والدین ہی ہیں جو اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ بچے کے کان میں اعلان توحید کی بھی یہی فلاسفی ہے اور کس طرح اس طرف توجہ دلائی گئی ہے اتنے اہم موڑ پر بچوں کے لئے اور خاص طور پر والدین کی رہنمائی کے لئے کوئی لٹریچر مہیا نہیں ہے جو ان کی رہنمائی کر سکے حالانکہ اسی عمر میں انسان کی عملی اور دینی زندگی کی بنیادیں رکھی جا رہی ہوتی ہیں۔ اگر آپ بچے کی سمت اور اس کا قبلہ درست کر دیں تو پھر وہ شعور کی عمر تک یہ جو بنیادی سوال ہیں ان کے متعلق ان کا ذہن پراگندہ نہیں ہوتا اور اسے زندگی کا مقصد سمجھنے میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

گو لوگ بالعموم ایک خیالی خدا کا تصور تو ضرور رکھتے ہیں مگر کتنے ہیں کہ جن کی زندگی ایک حقیقی خدا کے گرد گھوم رہی ہو اور جن کا ہر عمل اس کے بتائے ہوئے طریق پر اٹھ رہا ہو یا بغیر لگی لپٹے خدا کا عمل دخل ہماری زندگیوں میں نظر آ رہا ہو پھر ہم کس طرح آنے والی نسل کی اٹھان صحیح طریق پر کر سکتے ہیں۔ ہم بالعموم بچوں کو زیادہ طور پر روکتے ہیں کہ یہ نہ کرو وہ نہ کرو۔ اس سے اللہ میاں ناراض ہوتا ہے۔ جو دراصل ایک منفی پہلو

(باقی صفحہ 6 پر)

یادرفتگان

محترمہ امتہ الحمید صاحبہ

نذیر احمد خادم

میرے بچوں کی بڑی ممانی محترمہ باجی امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب بندیچہ حیدر آباد سندھ حال مقیم جرمنی 9- جنوری 1997ء بمقام Fulda جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

موصوفہ اپنے سارے خاندان میں "باجی" کے نام سے موسوم و معروف تھیں۔ اور بہت ہر دلعزیز تھیں۔ وہ ڈگری ضلع تھرپار سندھ کے مخلص احمدی محترم حکیم سردار محمد صاحب کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل صدر جماعت احمدیہ ڈگری کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی ولادت 1944ء میں ہوئی۔ دینی احکام و فرائض کی پابند' جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور جماعتی کاموں میں تعاون کرنے والی تھیں۔ آپ موصیہ بھی تھیں۔ کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ تاہم اپنی تینوں بچیوں کی اچھی تربیت کی۔ کھانے پکانے اور سلائی کڑھائی کے ہنر سے ان کو بہرہ ور کیا۔ خود بھی سلائی کڑھائی میں ڈپلومہ ہولڈر تھیں میرے بیٹے عزیزم نصیر احمد شاہد کی خوش دامن تھیں۔ ان کی صاحبزادی عزیزہ طیبہ صدیقہ میری بہو ہیں۔

دو چھوٹی بچیوں کی شادی ابھی نہیں ہوئی۔ برین ہمبریج کی وجہ سے شدید بیمار ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر دوبارہ زندگی عطا فرمائی اس شدید بیماری سے جانبر ہونے کے بعد چار سال کا عرصہ بستر علالت پر نہایت صبر و سکون سے گزارا اور کوئی ادنیٰ سا شکوہ بھی کبھی زبان پر نہ آیا۔ جرمنی سے جنازہ لاہور لایا گیا اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ساری زندگی اپنے شوہر کی ایک مثالی بیوی کی حیثیت سے خدمت کی اور ان کی بہترین رفیق حیات ثابت ہوئیں۔ اپنے پیچھے تین بچیاں اور شوہر کو سوگوار چھوڑنے کے علاوہ بہت ہی معمر اور کمزور والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ' چار بھائی اور چار بہنیں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے میاں بچیوں اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم مولوی محمد علی صاحب

بیگم چوہدری محمد شفیع فیروزپوری

میرے دادا جان مولوی محمد علی ولد نور علی شاہ سکنہ نواں پنڈ بہادر تحصیل و ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ بچپن سے مذہبی گھرانے سے تعلق تھا۔ چھوٹی عمر میں دینی تعلیم کے لئے دہلی چلے گئے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر انبالہ شہر کے خطیب مقرر ہوئے۔ وہاں سے چھٹی پر موضع اوجلہ یہاں ان کی شادی ہوئی تھی۔ آئے تو منشی عبدالعزیز اوجلوی کے ذریعہ 1893ء میں قادیان جا کر بیعت کی۔ انبالہ واپس جا کر اعلان کیا۔ بابو عبدالرحمان انبالہ والے کے سارے خاندان نے دادا جان کے ذریعہ بیعت کی۔ ابھی اپنے گاؤں میں زراعت کا کام کرتے چھ ماہ ہی گزرے تھے۔ کہ ان کے خالو جان خان بہادر میاں محمد سدوار صاحب رئیس لاہور نے انہیں اپنی دو ہزار ایکڑ اراضی کا نگران / مختار عام بننے کی درخواست کی۔ آپ نے عرصہ تیس سال تک موضع ڈیال۔ اٹانوالی نواں پنڈ اور موضع بھمہ کی زمینوں کا انتظام کیا۔ یہ موضع جات واہگہ اور اٹاری کے درمیان پاکستان میں واقع ہیں۔ وہاں دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھا۔ ان کے ذریعہ مولوی عبدالحکیم اور چوہدری محمد حسین بھمہ والے نے احمدیت قبول کی۔ ان کی اولاد آج کل لاہور میں آباد ہے۔ اور مولوی عبدالحکیم کی اولاد چار بیٹے جو لاہور یے کہلاتے ہیں۔ چوہدری محمد شفیع والد محمد رفیع ناصر صاحب مالک ناصر دواخانہ چوہدری محمد شریف والد محمد حنیف و محمد شفیق تاجر۔ چوہدری نذیر احمد والد مکرم بشیر احمد شاہد صاحب سابق مالک شاہد کلاتھ ہاؤس ربوہ چوہدری محمد لطیف کی اولاد فیصل آباد میں رہائش پذیر ہے۔ اور بھی ان گاؤں میں کئی احمدی ہوئے۔

خان بہادر میاں محمد سدوار سے اجازت لے کر اپنی دریا برد زمین دو عدد مربعہ جات زمین کی آبادکاری کے لئے چک نمبر 543/E.B چھٹیاں والہ نزد بوریوالہ رہائش اختیار کی۔ بچے سب تعلیم کی خاطر قادیان میں ہی رکھتے چک میں سیکرٹری مال اور صدر رہے۔ وہاں بیت الذکر کی تعمیر کروائی۔ چوہدری علی احمد کو احمدی کیا۔ مولوی صاحب بہت کم گو۔ نیک متقی اور پرہیزگار تھے۔ بورے والہ علاقہ کے غیر از جماعت لوگ بڑی عزت اور احترام کرتے تھے۔ ہمیشہ اولاد کو نصیحت کرتے دو ہونٹوں سے بات نکل جائے تو پرائی ہو جاتی ہے۔ اس لئے سوچ کر بات کرنی چاہئے۔ کھانا کھاتے وقت دعائیں اونچی آواز سے پڑھتے اور کھانا ختم ہونے تک کثرت سے پڑھتے رہتے تھے۔ سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ اور اللہ کے فضل سے کوئی بیماری نہ آئی آخری عمر میں اولاد کو کہا۔ مجھے ربوہ لے چلیں۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم ہو گیا ہو۔ 1960ء میں صحن میں دعائیں کرتے ٹہلتے ہوئے دو بجے رات لیٹ گئے۔ اور صبح چار بجے وفات پائی۔ ان کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی مخلص احمدی ہیں۔ بڑا بیٹا میاں محمد اکبر علی پاکستان بننے کے بعد تا زندگی جماعت احمدیہ پرانی انار کلی کے صدر رہے۔ اور بیٹی دھرم پورہ جو بچہ صاحب لجنہ کی صدر رہیں۔ دو بیٹے مولوی فاضل ہوئے۔ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے دادا جان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

یعنی مرزا صاحب نے بھیجے پادری ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ موقعہ پا کر اسے ایک بڑے پتھر کے ذریعہ قتل کر کے واپس قادیان چلے آنا۔ مگر اس بیان میں تفصیلات اور تشریحات پہلے سے بہت زیادہ تھیں۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے عبدالرحیم اور پریم داس کی شہادت ہوئی۔ حضرت بانی سلسلہ کی طرف سے حضرت مولانا نور الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کی شہادت ہوئی۔ اسی دن مولوی محمد حسین بٹالوی کی بھی شہادت ہوئی جو حضرت بانی سلسلہ کے شدید مخالف تھے اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر کیپٹن ڈگلس نے شہادت رکوادی اور لکھوایا کہ

میں خیال کرتا ہوں کہ کافی شہادت ہو چکی ہے کہ گواہ کو مرزا صاحب سے عداوت ہے اور اب زیادہ ضرورت نہیں اس کے بعد پھر بھڈیال ہندو جو قادیان کا حلوائی تھا اس کی شہادت ہوئی۔

ضروری نوٹ:۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے جو حالات زندگی معروف مسیحی نامہ پادری برکت اللہ ایم اے نے "صلیبی علم بردار" کے نام سے شائع کئے ہیں اس میں انہوں نے ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ پر مقدمہ اقدام قتل کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا۔ جبکہ مباحثہ جنگ مقدس میں 29 مئی 1893ء کو پادری عبداللہ آتھم کے بیمار ہو جانے کی صورت میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے بطور مناظر پیش ہونے کا ذکر موجود ہے۔

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک 1905ء میں ریٹائر ہو کر انگلستان چلا گیا اور 1916ء میں بعارضہ فالج وفات پائی۔

بقیہ صفحہ 5

ہے۔ ہم یہ کم ہی بتاتے ہیں کہ یہ کرو اس طرح اللہ میاں خوش ہوتے ہیں۔ تمہارے ابو امی خوش ہوتے ہیں۔ تمہارے دوست خوش ہوتے ہیں یعنی مذہب کے مثبت پہلوؤں پر زور دیں۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نہ ہی بچے پر اور نہ ہی بعد میں مذہب کسی پر ٹھونسا جا سکتا ہے۔ مذہب ایک راستہ ہے جس پر چل کر ہی منزل ملتی ہے۔ اسے زندگی کا حصہ بنائیں کوئی بت یا انسان کے پاؤں میں پڑی ہوئی بیڑی نہ بننے دیں۔ اگر آپ مذہب کو بچے کے پاؤں میں زنجیر بنا کر ڈال دیں گے تو وہ ہمیشہ ایک قیدی ہی رہے گا۔ ایک آزاد خدا سے تعلق رکھنے والا وجود کبھی نہ بن سکے گا۔

زندگی کی تلخیاں اور موت ایک حقیقت ہیں۔ اس سے کوئی نہ بچ کر گیا ہے۔ نہ جائے گا دنیا میں ہلاکت خیز طوفان یا زلزلے یا قتل و غارت یا جنگیں جو دیکھنے میں آتی ہیں وہ بچوں کو بھی متاثر کئے بغیر نہیں چھوڑتیں۔ وہ پھر سوال کرتے ہیں کہ اللہ میاں ہر چیز پر قادر ہے تو وہ کیوں ایسی آفات آنے دیتا ہے۔ آپ کو ان سوالوں کا جواب دینا پڑتا ہے اور دینا ہو گا۔ اب بات کی تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ ان تلخ حقیقتوں کو ہم کس طرح بغیر خوف اور خدا سے مایوسی سے بچے کے ذہن کو نکال کر مثبت اور خوش کن سمت کی طرف موڑتے ہیں۔ حقیقت کو آپ چھپا نہیں سکتے۔ حقیقت تو بتانی پڑے گی۔ روتے ہوئے بچے کو تسلی دے کر چپ کروانے کا تو کوئی فائدہ نہ ہو گا اگر آپ فوت شدہ عزیز کے متعلق کہیں کہ وہ کہیں گئے ہیں واپس آجائیں گے حالانکہ وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ آپ اسے پیار اور محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں کہ جہاں وہ چلے گئے ہیں وہ اس جگہ سے زیادہ اچھی جگہ ہے۔ اور ہم سب نے اپنے اپنے وقت پر وہاں جانا ہے۔ پھر ہم سب دوبارہ اکٹھے ہو جائیں گے۔ اگر بچہ پوچھے کہ پھر سب لوگ روکیوں رہے ہیں تو اسے بتائیں کہ جب بھی کوئی ہم سے جدا ہوتا ہے تو رونا اور غم کرنا فطرتی بات ہے۔ کوئی عزیز یا دوست بھی جب کسی لمبے سفر پر جا رہا ہوتا ہے مثلاً سمندر پار تو اس کے رشتہ دار روتے ہیں کیونکہ وہ اب دیر سے ملے گا۔ مگر (اللہ نے چاہا تو) ملے گا ضرور۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بچون کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے جن امور کا خیال رکھنا چاہئے وہ ہیں کہ اول سب سے پہلا مقصد یہ ہو کہ بچوں کے ذہن کی سمت اور ان کے قبلہ کو درست رکھیں۔ دوم بچوں کو جواب دیتے اور تربیت کرتے ہوئے یاد رکھیں کہ انہیں حقیقت کے قریب ترین رکھیں اور وہی بات کہیں جو دنیا میں عام قاعدہ کے تحت اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ قوانین میں پائی جاتی ہے۔ سوم اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ نظام کے خلاف اسے کوئی امید نہ دلائیں۔ چہارم بچے کے سوال کو ٹالیں نہیں۔ اگر اس کا جواب دینے میں آپ کو دقت محسوس ہو تو کسی عالم باعمل اور بچوں کی نفسیات کے ماہر سے مشورہ کریں۔ پنجم بچوں کو ہمیشہ پیار اور محبت سے سمجھائیں بچے اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں۔ لیکن وہ ان پر آپ کو خدائی کا حق نہیں دیتا۔ سب سے مقدم یہ ہے کہ آپ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل اور نعمتوں سے نوازے وہ اس کے خادم اور اس کے بندوں کے خدمت گزار بنیں اور ان کا قبلہ ہمیشہ درست ہے۔

دراصل یہ مضمون ایسا ہے کہ اس پر صحیح معنوں میں بچوں کا ماہر نفسیات ہی روشنی ڈال سکتا ہے۔ کیا کوئی احمدی دوست جنہوں نے چائلڈ سائیکالوجی میں ڈاکٹریٹ یا کوئی اعلیٰ ڈگری لی ہو وہ اس پر دوستوں کی تفصیل سے راہنمائی فرمائیں گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 1

تصویر دیکھ کر بیعت کرلی اور کہا کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جو اس کا مذہب ہے وہ میرا مذہب ہے۔ بعد میں انہوں نے ملاقات کی تو روتی جاتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے کتنا اچھا فیصلہ کیا ہے۔

فرنچ بولنے والے ممالک میں تاریخ ساز کامیابیاں حضرت صاحب نے فرمایا فرنچ بولنے والے ممالک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک رویاء دکھائی جس میں ان ممالک میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی کی خبر دی گئی تھی۔ 1993ء میں جس سال یہ خواب دکھائی گئی سارے فرنچ سپیکنگ ممالک میں احمدیوں کی کل تعداد 53 ہزار 476 تھی۔ اس سے اگلے سال اللہ کے فضل و کرم سے ایک لاکھ 62 ہزار 227۔ افراد احمدی ہو گئے۔ 1995ء میں یہ تعداد بڑھ کر 3 لاکھ 88 ہزار 933 ہو گئی 1996ء میں ہونے والی بیعتوں کی تعداد 7 لاکھ 35 ہزار 38 تھی۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 1997ء میں ہونے والی بیعتوں کی تعداد 16 لاکھ 70 ہزار 21 ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ایک امام گرام بوٹے ابراہیم جلسہ پر آنے لگے تو مخالفوں نے کہا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ احمدیت کا سربراہ تو آپ سے ملے گا بھی نہیں۔ اب یہ آئے تو میں ان سے ملا گلے سے لگایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ان کے تابع 70 گاؤں ہیں وہاں ڈش کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ وہاں کے سب لوگ آج یہ جلسہ کا خطاب سن رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے ان امام صاحب کو بلایا۔ انہوں نے اپنی زبان میں بڑی پرجوش تقریر کی۔ اور احمدیت زندہ باد کے پر جوش نعرے لگوائے۔ انہوں نے بتایا کہ جو پہلے 70 گاؤں تھے اب 95 گاؤں ہیں اور ان میں سے بھی 35۔ احمدی ہو چکے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا 100 کب بنائیں گے تو انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب دعا کریں ہم سارے آئیوری کوسٹ میں احمدیت کو پھیلا دیں۔

حضرت صاحب نے افریقہ کا ہی ایک ایمان افروز واقع سنایا کچھ احمدی مربیان دعوت الی اللہ کے لئے گئے تو جہاں گئے وہاں شدید بارش ہوتی رہی۔ سارا دن اور ساری رات بارش جاری رہی آخر یہ مایوس ہو کر جانے لگے تو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ بیعتیں تو لیتے جائیں وہاں 7 ہزار 407 بیعتیں ہوئیں۔ وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ اس علاقے میں سخت خشک سالی تھی گاؤں والوں نے ایک مولوی کو بلایا جس نے 2 لاکھ فرانک وصول کئے اور 40 روز تک دعا کرتا رہا مگر بارش نہ ہوئی اس کو گاؤں والوں نے نکال دیا۔ اب آپ آئے تو آپ کے آنے کے ساتھ ہی بارش ہو گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا افریقہ کے لوگ جب آسمانی نشان دیکھتے ہیں تو احمدیت کو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔

ہندوستان میں کامیابیاں حضرت صاحب نے فرمایا ہندوستان میں بہت تیزی سے احمدیت کی تائید میں ایسی ہوا چلی ہے کہ جس کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ اس دو سال کے عرصے میں ہندوستان میں 2 لاکھ 81 ہزار 9 بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اگر پچھلے دو تین سال کی تعداد بھی اس میں جمع کی جائے تو یہ اس تعداد کے برابر بن جاتی ہے جو حضرت بانی سلسلہ کے دور میں سارے ہندوستان پاکستان میں احمدی ہوئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا آندھرا پردیش بنگال اور آسام میں حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہ ساری تبدیلیاں اللہ کی طرف سے ہیں۔ جھکڑ تو آسمان سے چل رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے رقت بھری آواز میں فرمایا میری تو دن رات کی یہی دعا ہے کہ اے خدایا جس طرح تو حضرت بانی سلسلہ کا خدا بنا تھا اسی طرح میرا بھی خدا بن جا حیرت انگیز انقلاب جماعت کے حق میں برپا ہو رہا ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

امیر صاحب بورکینا فاسو کا ذکر حضرت صاحب نے فرمایا امیر صاحب بورکینا فاسو کو کار کا ایک خطرناک حادثہ پیش آیا اور ان کی گردن پر ایسی شدید ضرب آئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ جس طرح پھانسی پانے والوں کی گردن مڑ جاتی ہے اسی طرح کی یہ ضرب ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ آپ احمدیت کی خاطر سفر میں زخمی ہوئے ہیں اللہ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ آپ کو اللہ نے چاہا تو معجزانہ شفا ہو گی۔ اللہ نے فضل کیا اور مہینوں کی شفا دنوں میں ہونے لگی۔ ان کو لندن لایا گیا اور علاج کروایا گیا۔ آخر صحت یاب ہو کر واپس گئے تو ان کی معجزانہ شفا کو دیکھ کر بیعتیں ہونی لگیں۔ اس پر ان کے مقابل ایک مولوی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جھوٹا پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ آخر امیر صاحب نے کہا کہ تم خود دعا کرو کہ اگر تم جھوٹے ہو تو خدا چند دنوں میں تم کو ہلاک کر دے اس نے قبول کر لیا اور چند دن کے اندر اندر موٹر سائیکل کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔

افریقہ کے ایک امام تالیفون صاحب کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا ان کے ماتحت 60 گاؤں ہیں یہ احمدی ہوئے تو ان کی کوششوں سے 35 گاؤں احمدی ہو گئے۔ مگر ان کی سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ اور آخر ان کو گاؤں سے نکل جانے کو کہا گیا۔ یہ سمندر کے ساحل پر گئے بظاہر اس وقت کسی کشتی کے آنے کی امید نہ تھی کہ اچانک ایک کشتی بغیر پروگرام کے آگئی۔ اس کشتی والے نے جو معاوضہ مانگا اتنی رقم اس وقت ان کے پاس نہ تھی مگر یہ اللہ پر توکل کر کے بیٹھ گئے۔ دوران سفر مخالف سمت سے ایک کشتی آئی جس کے ڈرائیور نے ان کو دیکھ کر پہچان لیا۔ اور کہا کہ آپ اتنے بڑے امام ہیں۔ اور ان سے بات چیت کی۔ ان کی کشتی روانہ ہوئی تو کشتی والا ان کے پاس آگیا اور کہا کہ ہم کو پتہ نہیں تھا کہ آپ اتنے بڑے امام ہیں۔ ہم آپ سے کوئی پیسہ نہیں لیں گے۔

حضرت صاحب نے اس امام صاحب کو بلایا جنہوں نے سٹیج پر آکر تقریر کی اور یہی واقعہ سنایا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ کہ اس نے درخواست کی کہ ہمارے ہاں ڈش لگوا دیں۔ ڈش لگوائی تو وہ کہنے لگے کہ آپ نے ہماری راتوں کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام اتنے اچھے ہیں کہ ہمیں سونے کا بھی موقعہ نہیں ملتا۔

ڈش ماسٹر بشارت احمد کا اعزاز

حضرت صاحب نے فرمایا احمدیہ ٹیلی ویژن کے ڈش کے نظام کی کامیابی میں ہمارے دوست بشارت صاحب ڈش ماسٹر کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جو یہ نیا نظام جاری ہوا ہے اس کو وصول کرنا آسان کام نہیں۔ بڑا مشکل ہے اور زیادہ خرچ چاہتا ہے۔ افریقہ میں اور USSR میں دقت تھی وہاں پروگرام موصول نہیں ہو رہے تھے۔ بشارت صاحب کو اللہ نے یہ ملکہ عطا فرمایا ہے کہ مشکل سے مشکل جگہ پر بھی پروگرام وصول کر لیتے ہیں۔ جہاں بڑی بڑی کمپنیاں ناکام ہو گئیں اور صاف پروگرام دیکھنے کے لئے وہ 10 گنا زیادہ قیمت مانگتے تھے ان کو اللہ نے ایسا ملکہ بخشا ہے کہ اعلیٰ کمپنیوں کے نظام سے بہت بہتر نظام انہوں نے بنا کر دے دیا۔ یہ اپنا وقت بھی وقف کرتے ہیں اور کئی ملکوں میں جا جا کر دوسروں کو بنانا بھی سکھاتے ہیں۔ خدا کے فضل سے انہوں نے جماعت کی بہت رقم بچائی ہے۔ اور خود کچھ نہیں لیا۔ ان کو کام کرنے کا جنون ہے۔ حال ہی میں انہوں نے سابق سوویت یونین کی ریاستوں کا دورہ کیا ہے۔ اور وہاں کثرت سے ڈش انٹینا بنائے ہیں۔ میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں آپ کو ایسا تحفہ دوں گا جو ہمیشہ کے لئے آپ کے لئے یادگار ہو گا۔ چنانچہ میں ان کو حضرت بانی سلسلہ کا ایک تبرک اپنی تحریر کے ساتھ دے رہا ہوں۔ حضرت صاحب نے مکرم بشارت صاحب کو ایک فریم میں سجا ہوا یہ تحفہ عطا فرمایا اور فرمایا یہ تحفہ ایسا ہے جو دنیا میں آپ کو اور کہیں نہیں مل سکتا۔

کلام الٰہی کے تراجم حضرت صاحب نے فرمایا خدا کے فضل و کرم سے 52 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم چھپ چکے ہیں جو مزید تیار ہیں اس کے بعد ان کی تعداد 76 ہو جائے گی۔ ہماری کوشش ہے کہ اس صدی کے آخیر تک 100 زبانوں میں ترجمہ شائع ہو جائے۔

ہومیو پیتھک کتاب حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھک کی کتاب اب شائع ہو گئی ہے۔ اس میں ایسا انڈیکس شامل کیا گیا ہے جس سے آپ ہر بیماری کی تلاش میں اصل صفحے تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے اب ہر گھر میں ہومیو پیتھک کلینک چلانا ممکن ہو گیا ہے۔ اس کا خوبصورت سرورق امریکہ کی محترمہ نوما نے بنایا ہے۔ یہ کتاب 687 صفحات کی ہے۔ اس مرحلے پر حضرت صاحب نے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کا ذکر فرمایا کہ ان کو سخت تکلیف تھی کہ ایک دن ایک احمدی ہومیو پیتھ نے ان کو ایک دوا دی اور صرف ایک خوراک سے ساری بیماری ختم ہو گئی۔ محترم سیفی صاحب نے کھڑے ہو کر بتایا کہ خدشہ تھا کہ کہیں یہ کینسر نہ ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہاں بعض اوقات ایک خوراک سے کینسر بھی ختم ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ جو واقعات میں نے آج بیان کئے ہیں ان کے اعتبار سے یہ سال دنیا کے حق میں ایک عظیم نشان ہے کیا یہ بات درست ہے۔ سب حاضرین جلسہ نے بلند آواز میں کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ بات درست ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ سال احمدیت کا سال ہے۔ پاکستان کے اور انگلینڈ کے علماء نے جب میرا چیلنج قبول کیا تو ان کو میں نے جواب میں صرف ایک شعر لکھا تھا۔

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے

حضرت صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مباہلہ کے سال کی برکتیں آپ کو اور آپ کی نسلوں کو عطا کرتا چلا جائے۔ اگلی صدی تک عطا کرے اور اس سے اگلی صدیوں کو بھی اس کا فیض عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے دعا کرائی اور اس طرح دوسرے دن کا یہ خطاب اختتام کو پہنچا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ عرشہ بی بی صاحبہ والدہ مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی فجی ایک عشرہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بوجہ فالج بیمار ہیں۔

○ مکرم صوبیدار میجر (ر) عبدالحمید صاحب دارالیمن ربوہ کی اہلیہ تین دن سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم صوبیدار میجر (ر) عبدالحمید صاحب کے سمدھی شیخ فضل الرحمان صاحب برطانیہ میں شدید بیمار ہیں۔ دل کی تکلیف ہے

کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعائے نعم البدل

○ محترمہ رضیہ حفیظ صاحبہ سابق صدر لجنہ ملتان شہر اہلیہ پروفیسر ملک حفیظ احمد اعوان جناح ٹاؤن۔ ملتان سے تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ راحت نوید کا پہلا بچہ رضاء المومن بعمر تین ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد 22۔ جولائی کو اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اس موقع پر احباب جماعت و لجنہ ملتان نے انتہائی گرمی کے باوجود ہمارے گھر میں آکر جس طرح ہماری دلجوئی کی اور خیال رکھا اس کے لئے ہم انتہائی شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے اور والدین کو صبر جمیل سے نوازتے ہوئے نعم البدل عطا فرمائے۔

خبریں

ربوہ : 31 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ وہ دن گئے جب پارلیمنٹ مادر پدر آزاد تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی قانون سے متصادم ہے تو ہم اس کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ یہ امر لمحہ فکر یہ ہے کہ سازشیں اسلامی مملکت کے خلاف ہو رہی ہیں۔

○ تحریک جعفریہ ضلع ساہیوال کے سابق صدر سید عابد حسین ایڈووکیٹ اور ان کے بیٹے حیدر عباس بخاری ایڈووکیٹ کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ قتل کی خبر پر وکلاء نے احتجاجاً عدالتوں کا بائیکاٹ کر دیا۔ تحریک جعفریہ کے مشتعل نوجوانوں نے فائرنگ شروع کر دی جس کی زد میں آکر پیپلز پارٹی کا ایک رہنما زخمی ہو گیا۔ فائرنگ سے شہر میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا اور۔ ڈی سی آفس ایمرجنسی کنٹرول روم بنا دیا گیا۔

○ فلور ملوں نے تین دن میں آٹا مزید مہنگا کر دیا ہے۔ 80 کلو کی بوری میں 16 روپے اور 20 کلو تھیلے کی قیمت میں پانچ روپے اضافہ ہو جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے آٹا مہنگا کرنے والوں کے خلاف سخت اقدام کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ آٹے کی قیمتوں میں ناجائز اضافے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

○ صوبائی وزیر خوراک و صحت حافظ محمد اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ آٹے کی قیمت میں ایک دھیلہ اضافہ نہیں ہو گا مل مالکان کے خلاف سخت ایکشن لیں گے۔

○ وفاقی کابینہ کا اجلاس وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جج پالیسی کے علاوہ دیگر متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ متعدد وزراء نے ملک میں امن وامان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے وزیر اعظم نے زرعی شعبے کے مسائل اور ان کے حل کی نشاندہی کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ اور وزراء کو اپنے حلقوں کے مسائل حل کرنے کی ہدایت کی ہے۔ دورہ ملائیشیا میں وزیر اعظم کے وفد کے ارکان اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن وامان کا از خود نوٹس لینے کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہوں گا۔ سپریم کورٹ ضابطے وضع کرے گی تو ان کی روشنی میں معاملے کا جائزہ لیا جائے گا۔ جیلوں کے نظام میں اصلاحات ہونی چاہئیں۔ اہم کیسوں کی زیادہ تر خود سماعت کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نگرانی کے ناقص نظام کی وجہ سے عدالتی فیصلوں پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ انتظامیہ اور پولیس انہیں عملی جامہ پہنانے کی پابند ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر اللہ نواز نے کہا ہے کہ پولیس کے محکمے کا نظام سست روی کا شکار ہو کر ناکارہ ہوتا جا رہا ہے۔ عدلیہ میں احتساب کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے شکایات ملنے پر دس سول ججوں کو معطل کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ گولڈن جوبلی تقریبات کو شایان شان طریقے سے منایا جائے۔ کراچی اور دیگر علاقوں میں دہشت گردی کو آہنی ہاتھ سے روکا جائے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف چار روزہ دورے پر ملائیشیا جا رہے ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی نے وزیر اعظم محمد نواز شریف اور احتساب سیل کے سربراہ سینٹر سیف الرحمان کے خلاف چیف احتساب کمشنر کو ریفرنس بھجوا دیا ہے اور اس کی کاپی چیف جسٹس آف پاکستان کو بھیجی گئی ہے۔ اس میں الزام لگایا گیا ہے کہ ستمبر 1992ء میں محمد نواز شریف نے بطور وزیر اعظم سیف الرحمان کے ذریعے 25 بی ایم ڈبلیو کاریں کسٹم ڈیوٹی کے بغیر حاصل کر کے قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔ ریفرنس پیش ہونے کے بعد سیف الرحمان کو عہدے پر فائز رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہیں بطور چیئرمین احتساب سیل کام کرنے سے روکا جائے۔

○ کسان بچاؤ تحریک کے کارکنوں نے سرگودھا میں تیسرے روز بھی گرفتاریاں دیں اور کہا ہے کہ حکومت لاٹھی گولی سے اس تحریک کو نہیں دبا سکتی۔ کسانوں کا بچہ بچہ ٹیکس دینے کی بجائے جیل خانے کو ترجیح دے گا۔ میانوالی جیل حکام نے کسان بچاؤ تحریک کے گرفتار عہدیداروں سے مختلف وفود کو ملاقات کرنے سے روک دیا ہے۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ کسانوں کی گرفتاریاں قابل مذمت ہیں۔ کاشتکاروں کا موقف درست ہے۔ لیگی کارکن و عہدیدار کسانوں کی تحریک کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ مسلم لیگ (جونیجو گروپ) کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے میاں منظور احمد وٹو نے مزید کہا کہ احتساب ایکٹ کے خلاف ہم سپریم کورٹ میں جائیں گے۔ مسلم لیگ کو وفاق سمیت چاروں صوبوں میں دو تہائی اکثریت حاصل ہے اگر اب بھی نواز شریف نے کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں پس و پیش کیا تو مسلم لیگ اور تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

○ ہائی کورٹ نے بینکوں میں یونین سرگرمیوں پر پابندی غیر قانونی قرار دے دی ہے۔ عہدیدار معقول پابندیوں کے ساتھ سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف وحدت کالونی لاہور کے زیر آب آنے کی اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچ گئے۔ تباہی کے ذمہ دار ایکسیئن بشیر علوی کو گرفتار کروا دیا اور دو انجینئر معطل کر دیئے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہم 50 برس کی خرابیاں دور کر رہے ہیں۔ اور اداروں کو بلا کر انہیں ذمہ داریوں کا احساس دلا رہے ہیں۔

○ سوئی گیس کی جانب سے پائپوں کی خرید میں کروڑوں روپے گھپلوں کے انکشاف کو ہائی کورٹ نے سنگین جرم قرار دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو کو لندن جانے سے روکنے کا مسئلہ پر اسرار صورت اختیار کر گیا ہے۔ کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر رہا۔ پیپلز پارٹی نے سینٹ میں تحریک استحقاق پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ "سب کیوں کیسے اور کس کے کہنے پر ہوا"

○ پاکستان نے مقبوضہ جموں وکشمیر میں بھارتی حاکمیت کے دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔

○ صنعتی اور تجارتی شعبوں میں تعاون کے لئے پاک بھارت مشترکہ ٹریڈنگ کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کمیٹی اقتصادی اور تجارتی تعاون کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی اور ان کے حل کے لئے مشترکہ تجاویز تشکیل دے گی۔ سال میں کم از کم تین اجلاس ہوں گے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے آصف زرداری کے خلاف کیٹیز کیس کے شریک ملزم برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کو پانچ لاکھ روپے کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر قومی معاملات میں پارلیمنٹ میں تجاویز دیں۔ خیر مقدم کیا جائے گا۔ ہماری زرعی پالیسی بہترین ہے۔ ہم نے کاشتکاروں کے لئے زبردست پیکیج دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کسان جلد تر خوشحال ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کے خلاف سازشیں شروع کر دی گئی ہیں۔ اور ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ مگر ہم گھبرانے والے نہیں ہیں۔

○ ائیر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری نے کہا ہے کہ بھارت ہمارا ایٹم بردار حتف تباہ نہیں کر سکتا۔ ہمارا نظام بھارت سے ناقص نہیں ہے صرف فرق یہ ہے کہ ہندوستان بڑا ملک ہے اور پاکستان چھوٹا ملک ہے۔ اور ایک ہتھیار کی مار ایک خاص حد تک ہوتی ہے۔ بھارت بڑا ملک ہونے کی وجہ سے پورا ملک ہمارے ہتھیاروں کی زد میں نہیں آسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا دفاعی نظام بھارت کا مقابلہ کرنے کی پوری اہلیت رکھتا ہے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اعلان تعطیل

مورخہ 2- اگست 1997ء بروز ہفتہ دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہذا اس روز الفضل شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون: 213158

ضرورت ہے
ہومیو پیتھک ادویات کی فروخت اور ترسیل کیلئے سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔
اوقات 8½ تا 12½ بجے، 5½ تا 8½ بجے
تفصیلات: ایف بی ڈسٹری بیوٹرز نزد بیت راجیکی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹینسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیو پیتھک کتب نیز ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF /5 روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211263 کلینک 771 211054
فیکس 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام /30، 60 گرام /90، 100 گرام /150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
/250
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534